بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم منگل

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

نمبر ۲۴۹	۱۵ شعبان ۱۳۸۹ھ - ۲۸ اخاء ۱۳۴۸ہش - ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۹ء	جلد ۵۸/۲۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۷ اخاء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضور کی حرم محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

آئندہ اتوار کو ملاقاتیں نہیں ہوں گی

احباب مطلع رہیں کہ آئندہ اتوار (۲ اخاء) کے روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقاتیں نہیں ہوں گی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

روحانیت سے معمور فضا میں تین روز جاری رہنے کے بعد

انصار اللہ کا چودھواں سالانہ اجتماع نہایت درجہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا

اجتماع سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا پُر معارف اور بصیرت افروز اختتامی خطاب

دعاؤں، ذکرِ الٰہی اور انابت الی اللہ کا روح پرور ماحول، سیرۃ النبیؐ اور ذکرِ حبیبؑ کی پُر کیف مجالس

آئندہ دو سال کے لئے صدر انصار اللہ کے طور پر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے انتخاب کی منظوری

ربوہ ——— انصار اللہ کا چودھواں سالانہ اجتماع دعاؤں، ذکرِ الٰہی اور انابت الی اللہ کی مخصوص روایات کے ساتھ روحانیت سے معمور فضا میں مسلسل تین روز (۲۴، ۲۵، ۲۶ اخاء ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۴، ۲۵، ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۹ء) تک جاری رہنے کے بعد ۲۷ اخاء بروز اتوار قریباً ڈیڑھ بجے نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ اس اجتماع کا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک ایمان افروز اور روح پرور خطاب اور پُر سوز اجتماعی دعا سے افتتاح فرمایا اور پھر ازراہِ شفقت اجتماع کے آخری روز بھی مقامِ اجتماع میں تشریف لا کر اجتماع میں شریک ہزاروں انصار کو ایک نہایت درجہ پُر معارف اور بصیرت افروز خطاب سے نوازا۔ مجلسِ شوریٰ کا انعقاد بھی عمل میں آیا جس میں اصلاحی تربیتی اور انتظامی امور سے متعلق متعدد تجاویز پر غور کرنے کے علاوہ آئندہ دو سال کے لئے نئے صدر انصار اللہ کا انتخاب بھی عمل میں آیا۔ آراء شماری کی ترتیب کے لحاظ سے تین نام حضور ایدہ اللہ کی خدمتِ اقدس میں پیش کئے گئے۔ حضور ایدہ اللہ نے ان میں سے محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے تقرر کی منظوری عطا فرمائی۔ نمائندگان شوریٰ نے سب سے زیادہ ووٹ آپ ہی کے حق میں دئیے تھے۔

یہ اجتماع بھی اپنی عظیم الشان برکات کی وجہ سے اس میں شامل ہونے والے ہزاروں خوش نصیب انصار و خدام کے لئے غیر معمولی طور پر ازدیادِ ایمان و عرفان کا موجب ہوا اور وہ روحانی نعمتوں سے مالا مال ہو کر اور اپنے دلوں میں خدمتِ اسلام کا ایک نیا جوش اور نیا ولولہ لے کر اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔

شرکت کرنیوالی مجالس اور ان کے اراکین

پھر اس لحاظ سے بھی یہ اجتماع بہت کامیاب ثابت ہوا کہ امسال بحمد اللہ تعالیٰ گزشتہ سال کی نسبت زیادہ مجالس نے اپنے نمائندے اور اراکین اس میں شمولیت کے لئے بھجوائے اور وہ بفضلہٖ تعالیٰ آئے بھی پہلے سے زیادہ تعداد میں۔ اسی طرح اجتماع کی برکات سے فیضیاب ہونیوالے زائرین کی تعداد بھی گزشتہ سال سے زیادہ رہی۔ امسال مشرقی اور مغربی پاکستان کی ۳۵۶ مجالس کے ۷۴۰ نمائندگان ۱۵۸۰ اراکین اور دو ہزار ساٹھ (۲۰۶۰) زائرین نے شرکت کی۔ اس طرح مجموعی طور پر امسال ۴۳۸۰ احباب اجتماع کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوئے۔

علوم و معارف سے جھولیاں بھرنے کے انمول مواقع

ان ہزاروں خوش نصیب احباب کو اجتماع کی سب سے اہم اور عظیم الشان برکت کے طور پر اپنے جان و دل سے عزیز آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نہایت درجہ پُر معارف اور حقائق و دقائق سے پُر افتتاحی اور اختتامی خطابات سے فیضیاب ہونے اور علومِ سماوی سے اپنی جھولیاں بھرنے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔ اِن دونوں روح پرور اور بصیرت افروز تقاریر میں حضور نے سید الاوّلین والآخرین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے انتہائی ارفع و اعلیٰ مقام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ پر بہت مسحور کُن انداز میں روشنی ڈال کر احباب کو ان کی نہایت درجہ اہم ذمہ داریوں کی طرف بہت ہی اچھوتے انداز میں توجہ دلائی۔ افتتاحی خطاب میں جیسا کہ ۲۶ اخاء کے شمارہ میں اختصار کے ساتھ ذکر آ چکا ہے حضور ایدہ اللہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃِ طیبہ کے تین انتہائی تابناک پہلوؤں کو بالتفصیل واضح فرما کر یہ امر ذہن نشین کرایا کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نوعِ انسان کی خدمت کرنے اور ان کے ساتھ احسان، ہمدردی اور شفقت کا سلوک روا رکھنے اور ان کے ساتھ دوستی نبھانے کے عدیم النظیر نمونے اپنی زندگی میں دکھائے ہمارا فرض ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہوئے اپنے اپنے دائرۂ کار اور دائرۂ رسوخ میں اپنی اپنی استعداد اور استطاعت کے مطابق نوعِ انسان کی خدمت کرنے، لوگوں کے ساتھ احسان، ہمدردی اور شفقت کا سلوک روا رکھنے اور ان کے ساتھ دوستی کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں اور اس طرح یُحْبِبْکُمُ اللّٰہ کے مطابق بنیں۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے اختتامی خطاب میں جو ڈیڑھ گھنٹہ سے بھی زیادہ عرصہ تک جاری رہا، اس امر پر بہت ہی مسحور کُن انداز میں روشنی ڈالی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفاتِ الٰہیہ کے مظہر اتم ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کی چار امہات الصفات ربّ العٰلمین، الرحمٰن، الرحیم، مالک یوم الدین اور معانی و مفہوم کے اعتبار سے ان کی باریک در باریک تفصیلات کو واضح کر کے ثابت فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں یہ چاروں صفات اس شان سے جلوہ گر ہوئیں کہ آپ کے وجودِ باجود میں ان کے مسحور کن جلوے پر ایک دُنیا عش عش کر اُٹھی۔ حضور ایدہ اللہ نے اس امر کے ثبوت کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیّبہ کے متعدد واقعات بیان کرنے کے علاوہ ان صفات کے مسحور کُن جلووں کے طفیل آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کی زندگیوں میں رونما ہونیوالے عظیم روحانی انقلاب پر بھی روشنی ڈالی اور آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک نہایت ہی پُر معارف اور رُوح پرور ارشاد سُنا کر احباب کو اپنی اپنی استعداد کے مطابق

(باقی دیکھیں ص۸ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۸ اخاء ۱۳۴۸ ہش

تین گروہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ہر خطبہ اہم ہوتا ہے تاہم بعض خطبے ایسے بھی ہیں جن کی طرف احباب کو فوری توجہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے اور اس طرح وقت کے لحاظ سے ایسا خطبہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ چنانچہ انہی خطبات میں سے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ تبوک ۱۳۴۸ ہش مطابق ۱۲ ستمبر ۱۹۶۹ء بمقام احمدیہ ہال کراچی خاص اہمیت کا حامل ہے اور چاہیئے کہ احباب اس خطبہ کو اس وقت تک روزانہ زیرِ مطالعہ رکھیں جب تک اس خطبہ کی وہ غرض پوری نہ ہو جائے جو اس میں بیان کی گئی ہے۔

اس خطبہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ اس خطبہ کے مضمون کے متعلق

"میرے دل میں یہ خواہش شدت سے پیدا کی گئی ہے"

ظاہر ہے کہ جب امامِ وقت کے دل میں کوئی خواہش شدت سے پیدا ہوتی ہے تو یقیناً ایسی خواہش کا محرک اللہ تعالیٰ ہوتا ہے اور وہ امامِ وقت کے دل میں اپنی رضا کے مطابق شدت سے خواہش پیدا کرتا ہے تاکہ اس کام کو جلد از جلد اور مکمل طور پر سرانجام دیا جاوے جو اس خواہش کا موضوع ہے۔

وہ کیا خواہش ہے اس کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث وضاحت فرماتے ہیں کہ:-

"میرے دل میں یہ خواہش شدت سے پیدا کی گئی ہے کہ قرآن کریم کی سورۂ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیتیں جن کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے ہر احمدی کو یاد ہونی چاہئیں اور ان کے معانی بھی آنے چاہئیں اور جس حد تک ممکن ہو ان کی تفسیر بھی آنی چاہیئے اور پھر ہمیشہ دماغ میں وہ مستحضر بھی رہنی چاہیئے۔"

(الفضل یکم اکتوبر ۱۹۶۹ء صا)

اس کے متعلق جو تجویز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پیش کی ہے وہ حسبِ ذیل ہے:-

"اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ستر اسی صفحات کا ایک رسالہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تفاسیر کے متعلقہ اقتباسات پر مشتمل ہوگا شائع بھی کر دیں گے۔ مجھے آپ کی سعادتمندی اور جذبۂ اخلاص اور اس رحمت کو دیکھ کر جو ہر آن اللہ تعالیٰ آپ پر نازل کر رہا ہے امید ہے کہ آپ میری روح کی گہرائی سے پیدا ہونے والے اس مطالبہ پر لبیک کہتے ہوئے ان آیات کو زبانی یاد کرنے کا اہتمام کریں گے۔ مرد بھی یاد کریں گے۔ عورتیں بھی یاد کریں گی۔ چھوٹے بڑے سب ان سترہ آیات کو ازبر کر لیں گے۔ پھر تین مہینے کے ایک وسیع منصوبہ پر عملدرآمد کرتے ہوئے ہم ہر ایک کے سامنے ان آیات کی تفسیر بھی لے آئیں گے۔" (ایضاً)

سورہ بقرہ کی متذکرہ سترہ آیات کا ترجمہ تفسیر صغیر سے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

"(میں) اللہ (تعالیٰ) کا نام لے کر جو بے حد کرم کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے (پڑھتا ہوں)۔ الٓمّٓ۔ یہ کامل کتاب ہے، اس (امر) میں کوئی شک نہیں متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے۔ جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو (کچھ) ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں۔ اور جو تجھ پر نازل کیا گیا ہے۔ یا جو تجھ سے پہلے نازل کیا گیا تھا اس پر ایمان لاتے ہیں اور آئندہ ہونے والی (موعود باتوں) پر (بھی) یقین رکھتے ہیں۔ یہ لوگ (یقیناً) اس ہدایت پر (قائم) ہیں جو ان کے رب کی طرف سے (آئی) ہے۔ اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ ایسے لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے (اور) تیرا ان کو ڈرانا یا نہ ڈرانا ان کے لئے یکساں (اثر پیدا کرتا) ہے (جب تک وہ اس حالت کو نہ بدلیں) ایمان نہیں لائیں گے۔ اللہ نے اُن کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مُہر کر دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ (پڑا ہوا) ہے۔ اور ان کے لئے ایک بڑا عذاب (مقدّر) ہے۔ اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور آنے والے دن پر ایمان رکھتے ہیں حالانکہ وہ ہرگز ایمان نہیں رکھتے۔ وہ اللہ کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں دھوکا دینا چاہتے ہیں مگر (واقعہ میں) وہ اپنے سوا کسی کو دھوکا نہیں دیتے اور وہ سمجھتے نہیں۔ اُن کے دلوں میں ایک بیماری تھی پھر اللہ نے انکی بیماری کو (اور بھی) بڑھا دیا۔ اور انہیں ایک دردناک عذاب پہنچ رہا ہے کیونکہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔ اور جب اُن سے کہا جائے (کہ) زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔ (کان کھول کر) سُنو! یہی لوگ بلاشبہ فساد کرنے والے ہیں مگر وہ (اس حقیقت کو) سمجھتے نہیں۔ اور جب انہیں کہا جائے کہ (اسی طرح) ایمان لاؤ جس طرح (دوسرے) لوگ ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں کہ کیا ہم (اس طرح) ایمان لائیں جس طرح بیوقوف (لوگ) ایمان لائے ہیں۔ یاد رکھو! (یہ جھوٹ بول رہے ہیں) وہ خود ہی بیوقوف ہیں مگر (اس بات کو) جانتے نہیں۔ اور جب وہ ان لوگوں سے ملیں جو ایمان لائے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو (اس رسول کو) مانتے ہیں۔ اور جب وہ اپنے سرغنوں سے علیحدگی میں ملیں تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم یقیناً تمہارے ساتھ ہیں ہم تو صرف (ان مومنوں سے) ہنسی کر رہے تھے۔ اللہ انہیں (ان کی) ہنسی کی سزا دے گا۔ اور انہیں اپنی سرکشیوں میں بھٹکتے ہوئے چھوڑ دے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی کو اختیار کر لیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نہ تو انہیں دنیوی فائدہ پہنچا اور نہ انہوں نے ہدایت پائی۔"

(باقی)

سُنو! سُنو!!

سُنو! سُنو!! یہ مسیحِ زماں کی ہے آواز
نئی زمین نئے آسماں کی ہے آواز
نئے ستارے نیا چاند ہے نیا سُورج
نئے نظام نئے کہکشاں کی ہے آواز
جگر نواز دل افروز زندگی پرور
تڑپتی ہے جو فضا میں کہاں کی ہے آواز
ازل کے سینے سے اٹھی ابد کے سینے تک
مکاں میں گونج رہی لامکاں کی ہے آواز
مجھے تو آتی ہے خوشبوئے یثرب اے تنویرؔ
اگرچہ سُننے میں تو قادیاں کی ہے آواز

اَحْسِنْ كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ عَلَيْكَ (حدیث نبوی)

از مکرم غلام رسول صاحب پنشنر۔ محکمہ امداد باہمی ڈیرہ غازی خاں

حدیث شریف میں آیا ہے

احسن کما احسن اللہ علیک۔

یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے تجھ پر احسان کیا ہے تو بھی شکریہ کے طور پر اس کے بندوں سے احسان کا سلوک کر۔ مطلب یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تجھے مال دولت یا علم و حکمت سے نوازا ہے۔ تو اس سے یہ نہ سمجھ لے کہ یہ سب کچھ تیرے نفس کے لئے ہے۔ اور تیری ذات ہی اس سے فائدہ اٹھائے بلکہ تو اس میں خدا کی دیگر مخلوق کو بھی شریک کر کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تجھ پر جو انعام کیا ہے وہ محض تیری کسی فضیلت یا ذاتی خوبی کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ یہ محض اس کی عطا ہے۔ جن قوے اور استعدادوں سے تو نے یہ چیزیں حاصل کی ہیں۔ وہ بھی تو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہیں۔ پس اس عطا اور بخشش سے وہ صرف یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ آیا میرا بندہ، جس پر میں نے احسان کیا ہے۔ میرے دوسرے ضرورت مند بندوں کا خیال بھی رکھتا ہے یا نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رزق دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک ابتلاء کے طور پر اور ایک اصطفےٰ کے طور پر۔ رزق ابتلاء کے طور پر تو وہ رزق ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ سے کوئی واسطہ نہیں رہتا۔ بلکہ یہ رزق انسان کو دور ڈالتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ کر کے فرمایا ہے کہ لا تلھکم اموالکم۔ تمہارے مال تمہیں ہلاک نہ کر دیں۔ اور رزق اصطفےٰ کے طور پر وہ ہوتا ہے۔ جو خدا کے لئے ہو۔ ایسے لوگوں کا متولی خدا ہو جاتا ہے۔ اور جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے وہ اس کو خدا کا ہی سمجھتے ہیں۔ اور اپنے عمل سے ثابت کر دکھاتے ہیں۔ غرض یہ ہے کہ اصل خوبی، خیر اور روحانی لذت سے بہرہ ور ہونے کے لئے وہی مال کام آ سکتا ہے جو خدا کی راہ میں خرچ کیا جائے۔

پس انسان کو اپنے مال و دولت علم و حکمت یا جاہ و منصب پر ناز نہ کرنا چاہیئے اور نہ اسے اپنی خاص فضیلت قرار دینا چاہیئے۔ بلکہ اسے اللہ تعالیٰ کی عطا سمجھ کر دوسرے بندگان خدا کو بھی اس سے فائدہ پہنچانا چاہیئے۔ کہ یہ اس کا اصل شکریہ اور معرفت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کی نشانی یہی قرار دی ہے۔ کہ

مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۔

کہ جو کچھ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے۔ اس میں سے وہ خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ بلکہ فرمایا کہ مومن تو ترقی کر کے ایثار پیشہ بن جاتا ہے۔

يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

خدا بندہ کو اس مقام پر لے جانا چاہتا ہے۔ کہ وہ صفات الٰہی کا مظہر بن جائے۔ اور جو کچھ اسے ملے۔ وہ اسی کی راہ میں خرچ کر دے۔ ایسے بندوں سے خدا کا سلوک بھی امتیازی ہوتا ہے جسے عام لوگ نہیں سمجھ سکتے اس کی مثال یوں سمجھ میں آ سکتی ہے کہ اگر کسی بچہ کو جو فطرۃً سخی اور کریم ہو۔ ماں یا باپ کی طرف سے کوئی نعمت ملے۔ اور وہ خود استعمال کرنے کی بجائے اپنے بہن بھائیوں اور غریبوں میں تقسیم کر دے تو وہ مزید کا حقدار بنتا ہے۔ ماں کی مامتا اسے محروم نہیں دیکھ سکتی۔ اسے سب سے زیادہ ملے گا۔ اور اس پر رحمت کی نظریں اور شفقت کے جذبات مزید ہوں گے۔ یہی حال اللہ تعالیٰ اور اس کے کریم بندہ کا ہے۔ جو نعمت اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملے اور وہ اسے دوسرے حاجتمند اور پریشان حال بندوں میں تقسیم کر دے۔ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی اسے تہی دامن نہیں دیکھ سکتی۔ وہ اسے بار بار دیتی ہے۔ اور یہ سلسلہ ختم نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے شفقت کی نظریں اس پر مزید ہیں۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ان گنت مال و دولت آئی۔ مگر اسے خدا کی راہ میں خرچ کر ڈالا۔ اور اپنے لئے کچھ بھی نہ رکھا۔ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس وادی میں کتنا مال جمع ہے کاش یہ میرا ہوتا۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تجھے ضرورت ہے رکھ لو۔ یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا اچھا لے جا۔ وہ پھر کہتا پھرتا تھا کہ لوگو دیکھو محمد رسول اللہ اتنا دیتے ہیں کہ انہیں اپنی مفلسی کا بھی ڈر نہیں۔ غرض جو مال آیا اسے خدا کی راہ میں خرچ کر دیا۔ ایک دفعہ آپ کی بیٹی حضرت فاطمہ ایک خادمہ کی نسبت درخواست لے کر حاضر ہوئی۔ آپ نے فرمایا فاطمہ، اتنی گنجائش کہاں۔ میں تو ابھی اصحاب صفہ کے انتظام سے بھی فارغ نہیں ہوا آپ کی درخواست کیسے قبول کر سکتا ہوں۔ فرمایا کرتے تھے کہ اگر احد کے برابر بھی سونا میرے پاس آ جائے۔ تو دو دن میں اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر ڈالوں۔

یہ تھا اسوہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ صحابہ کا طرز عمل بھی یہی تھا۔ حضور کی فیض صحبت سے ان پر بھی یہی رنگ غالب تھا۔ وہ مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں لٹا کر خوش ہوتے تھے۔ اور اپنے لئے صرف قوت لایموت ہی کو کافی سمجھتے تھے۔ حضرت عمر فاروق خلیفہ ثانی کے متعلق لکھا ہے کہ ایک مرتبہ چند بزرگ صحابہ نے (جن میں حضرت علی۔ زبیر۔ طلحہ۔ عثمان شامل تھے) حضرت امیر المومنین کے متعلق خیال کیا کہ ان کا وظیفہ جو بیت المال سے ادا کیا جاتا ہے۔ بہت تھوڑا ہے۔ زندگی بڑی تنگی سے بسر ہو رہی ہے۔ انہوں نے باہم مشورہ کیا۔ کہ امیر المومنین کو یہ مشورہ کون دے۔ کافی سوچ بچار کے بعد سب کی نگاہ ام المومنین حضرت حفصہ پر پڑی۔ حضرت حفصہ یہ تجویز لے کر بارگاہِ خلافت میں حاضر ہوئیں۔ اور انتہائی مناسب الفاظ میں صحابہ کی تجویز پیش کی۔ تجویز سن کر حضرت عمرؓ کے چہرہ پر غصہ کے آثار ظاہر ہوئے۔ آپ نے اس تجویز کو ماننے سے انکار کر دیا۔

ذرا غور کیجئے کہ حضور کا اسوہ اور صحابہ کا طریق ہمیں کیا سکھاتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ جب تک لوگوں میں نفس پرستی اور دنیا طلبی موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فیوض اور برکات نازل نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ نفس پرستی بندہ اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک حجاب ہے اہل اللہ کا طریق یہی رہا ہے کہ وہ دنیا سے بے رغبت رہے ہیں۔ بلکہ جو کچھ ان کے پاس آیا خدا کی راہ میں خرچ کر دیا۔

پس انسان کو جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملے۔ اسے مالک کی عطا سمجھ کر اس میں اس کی بے کس اور محتاج مخلوق کو بھی شریک کرے۔ یہی اصل دین ہے۔ اور اسی سے خدا راضی ہوگا۔ اور اگر وہ اپنے نفس پر خرچ کرے گا۔ اور دین کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔ تو اس کا حساب لیا جائے گا۔ اور وہ خائن متصور ہوگا۔ کیونکہ جو چیز اس کے پاس ہے وہ اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ مال کی کثرت انسان کو مغرور بنا دیتی ہے۔ وہ فسق و فجور میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے

ان الانسان لیطغٰی۔ ان راٰہ استغنٰی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

"خوش قسمت وہ انسان نہیں ہے۔ جس کو دنیا کی دولت ملے اور وہ اس کے ذریعہ سے ہزاروں آفتوں اور مصیبتوں کا مورد بن جائے بلکہ خوش قسمت وہ ہے جسے دین کی دولت ملے اور وہ خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور اس کے غضب اور غصہ سے بچ جائے۔"

پس مومن کو مال کی طلب نہیں کرنی ہی نہیں چاہیئے۔ اس کا مقصد تو وصال الٰہی ہے وصال دنیا نہیں۔ اور جو کچھ اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مل جائے۔ اسی پر قانع رہ کر خدمت دین کرتا رہے۔ کیونکہ اسے دنیا کی بجائے آخرت کی زیادہ فکر رہتی ہے اور اور یہی وہ بات ہے جسے اسلام ہم میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا خوب فرماتے ہیں ؎

کرو کچھ فکر ملک جاودانی
یہ ملک و مال جھوٹی ہے کہانی
یہ سوسو چھپے دل میں تم میں نہانی
تو پھر کیونکر ملے وہ یار جانی
بسر کرتے ہو غفلت میں جوانی
مگر دل میں یہی تم نے ہے ٹھانی
خدا کی ایک بھی تم نے نہ مانی
ذرا سوچو یہی ہے زندگانی
خدا نے اپنی راہ مجھ کو بتا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

(در ثمین)

علم الادیان و علم الابدان

اے کہ خواندی حکمتِ یونانیاں
حکمتِ ایمانیاں را ہم بخواں (مولانا روم)

مکرم مرزا اعظم بیگ صاحب حیدرآباد

قربِ نبوت کے زمانہ میں جبکہ مسلمانوں میں ہر قسم کی استعدادیں موجود تھیں۔ علم الادیان (مذہبی علوم) اور علم الابدان (سائنسی علوم) دونوں ہی مسلمانوں کے پاس تھے۔ مگر بُعدِ نبوت کے زمانہ میں جبکہ عملی حالت کمزور ہوگئی۔ اور استعدادوں میں بھی گویا انحطاط پیدا ہوگیا۔ تو قدرت کے قانون تقسیم عمل کے مطابق علم الادیان تو مسلمانوں کے پاس رہا۔ مگر علم الابدان مغربی اقوام کے سپرد ہوگئی۔ جو اس کی اہل تھیں۔ نیز ان کے پاس اس کی تکمیل کے ذرائع بھی موجود تھے۔

تقسیم عمل کا قانون تمام معاشرے میں بھی رائج ہے۔ انسانی جسم میں بس یہی کیفیت ہے۔ کان سنتے ہیں۔ ناک سونگھتی۔ آنکھیں دیکھتی ہیں زبان چکھنے کا کام کرتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ اور کوئی عضو اکیلا سارے کام نہیں کرسکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ملفوظات جلد اول میں صفحہ ۲۸۷ سے ۲۹۰ تک بڑی وضاحت سے اس کی تشریح فرمائی ہے اور بتایا ہے کہ امور قیاسیہ کا پتہ عقل دے گی۔ اور تاریخی امور تاریخ سے ہی ثابت ہوں گے۔ اور روحانی امور کے لئے روحانی شعور روحانی بینائی اور روحانی آنکھ کی ضرورت ہوتی ہے۔ انسان دھوکہ میں مبتلا ہوکر حقائق الاشیاء کے معلوم کرنے سے تب ہی محروم ہوجاتا ہے۔ جبکہ وہ ایک ہی چیز کو مختلف امور کی تکمیل کا ذریعہ قرار دے لیتا ہے۔

تفاوتِ راہ۔ امریکی خلانورد چاند پر پہنچے ہیں۔ علم الابدان والوں کی یہ ترقیات دیکھ کر اگر علم الادیان والے حیرت زدہ ہیں تو ان میں اہلِ نظر اس امر پر بھی متعجب ہیں۔ کہ مادی طور پر اتنی ترقی کرنے والے یہ لوگ اگر ایک طرف چاند پر کمندیں ڈال رہے ہیں تو دوسری طرف مادیات میں گم یہ لوگ روحانیت اور تعلق باللہ میں ایسے کورے ہیں کہ وہ ہنوز یہ فیصلہ بھی نہیں کرپائے۔ کہ ان کا خدا ایک ہے دو ہیں یا تین ہیں۔

گویا جس قدر علم الادیان والے مادی چاند سے دور ہیں۔ اس سے بہت زیادہ علم الابدان والے تعلق باللہ اور روحانیت سے دور تیزی سے تباہی کے گڑھے کی طرف جارہے ہیں جس کی نشاندہی سورۂ کہف کی آخری آیات میں کی گئی ہے۔

آج تسخیر قمر کا چرچا ہے مگر یہ تسخیر نہیں بلکہ اسے صرف رسائی کہا جاسکتا ہے۔ کیونکہ سائنسدان دنیا سے قریب تر ایک سیارے تک پہنچ گئے ہیں۔ نہ کہ انہوں نے اس کی تسخیر کرلی ہے۔ جب یہ اطلاع ریڈیو پر آئی تو معاً میری توجہ معراج نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے واقعہ کی طرف منتقل ہوئی کہ علم الادیان کے شاہسوار۔ روحانیت کے شہنشاہ۔ سید خیرالبشر (صلے اللہ علیہ وسلم) جو اپنے خالقِ حقیقی رب العالمین کی طرح رحمۃ للعالمین تھے۔ اور جو علم الادیان کی قیامت تک کے لئے آخری اتھارٹی ہیں۔ جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ کشفی طور پر آسمانوں کی مختلف بلندیوں سے گزرتے ہوئے کائناتِ عالم کے آخری نقطۂ ارتقائی سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچ گئے۔ تب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی کہ

اگر یک سرِ موئے برتر پرم
فروغِ تجلّی بسوزد پرم

گویا اب یہاں جبرئیل کی پرواز کی حدود بھی ختم ہوگئی تھیں۔ تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم اکیلے ہی آگے بڑھے اور اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملاقی ہوئے۔

تسخیر قمر کے لئے اگر مختص الوقت تہدیدیں موجود ہیں۔ تو معراج نبوی کے متعلق لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ کی حقیقت کو سمجھنے والے (گو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کم تر درجہ پر کیونکہ حضور کا مقام بعد از خدا بزرگ توئی کا تھا) ایک لاکھ چوبیس ہزار مقدس انبیاء کی وسیع جماعت کے علاوہ کروڑوں صلحاء اور اولیاء بھی موجود ہیں۔ جن کا عرصہ ہزارہا سال تک ممتد اور لمبا چلتا رہا۔ اور جن کی کتاب زندگی فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ کی کسوٹی پر پرکھے جانے کے لئے کھلی رہی۔ اور جن کے معاملات میں دنیا کی کوئی ملونی نہ تھی۔ نیز جن کی نگاہوں سے قوموں ملکوں اور حکومتوں کی تقدیریں بدلتی رہیں۔ وہ سب اس روحانی صعود کے گواہ ہیں حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی تمام روحانی و مادی ترقیات قرآن کریم کے فرمودہ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا کے وعدہ کے ماتحت ہوتی ہیں۔ قدرت ہر شخص کی جدوجہد کے نتائج بلا امتیاز مذہب وملت اس کی محنت وکوشش کے حسب حال مرتب کرتی ہے۔

ثانوی تعلیمی بورڈ سرگودہا کے انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں

اول اور دوم آنیوالے طلباء احمدی ہیں

یہ خبر جماعت میں خوشی کے ساتھ سنی جائے گی کہ امسال ثانوی تعلیمی بورڈ سرگودہا کے انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں اول آنے والے طالب علم عزیز عبدالرشید بدلکہ احمدی نوجوان ہیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر عبدالمغنی صاحب راولپنڈی کے بیٹے اور محترم بابو عبدالغنی صاحب انبالوی مرحوم کے پوتے ہیں۔ آپ نے اس امتحان میں (پری انجنیئرنگ گروپ) میں ۸۲۸ نمبر حاصل کرکے یہ امتیاز حاصل کی ایف۔ ایس سی (پری میڈیکل گروپ) میں ایک اور احمدی نوجوان عزیز منیر احمد سہیل ابن مکرم چوہدری محمد الدین صاحب انور نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ آپ نے ۷۷۵ نمبر لئے اور اپنے کالج (گورنمنٹ کالج سرگودہا) میں اول رہے۔ عزیز منیر احمد سہیل حضرت بھائی محمود احمد صاحب سرگودہا کے نواسے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہر دو احمدی نوجوانوں کی یہ امتیازی کامیابی ان کے لئے ان کے خاندان جماعت اور ملک وملت کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے۔

کراچی ثانوی تعلیمی بورڈ کے ایف۔ ایس سی کے امتحان میں اول آنیوالا احمدی نوجوان

یہ خبر احباب خوشی سے سنیں گے کہ میرا نواسہ عزیز خلیل محمود ابن عزیزم اے۔ آر سلیم صاحب بی۔ اے ایل ایل۔ بی سیکشن آفیسر گورنمنٹ آف پاکستان کراچی ایف۔ ایس سی کے میڈیکل اور انجینئرنگ دونوں گروپس میں خدا تعالےٰ کے فضل سے کراچی یونیورسٹی میں اول آیا ہے۔ یہ بہت نیک اور ہونہار بچہ ہے۔ جن دنوں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کراچی رونق افروز تھے۔ یہ حضور کی خدمت میں روزانہ حاضر رہتا تھا۔

اس سے پیشتر بھی عزیز پرائمری سے ہی وظیفہ حاصل کرتا چلا آرہا ہے۔ احباب اس بچہ کی آئندہ اعلیٰ کامیابی۔ خادم دین بننے اور صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرماویں۔

خاکسار۔ ملک محمد الدین امین آبادی خان پور
چک نمبر ۲۲۶ گ۔ب ضلع لائل پور

مدت سے نالہ کش ہوں تری بارگاہ میں

چرچا ہے میرا محفلِ خورشید و ماہ میں
صد شکر بچ گیا ہوں کسی کی نگاہ میں

اے ربِّ کعبہ سن لے! کرم گستری کی خیر
مدت سے نالہ کش ہوں تری بارگاہ میں

ارض و سما کی وسعتیں اس نے سمیٹ لیں
آیا جو تیرے لطف و کرم کی پناہ میں

صد حیف کوئی دین کی خدمت نہ ہوسکی
عمرِ عزیز کٹ گئی دنیا کی چاہ میں

"موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چن لئے"
قطرے گرے جو خون کے مولےٰ کی راہ میں

اے آسمان اپنے ستاروں کی خیر مانگ
سو بجلیاں تڑپتی ہیں حافظ کی راہ میں

حافظ سلیم اٹاوی

چوہدری مختار احمد صاحب ایاز مرحوم مشرقی افریقہ

(مکرم نذیر احمد صاحب آف میانی برادر اصغر مکرم چوہدری مختار احمد صاحب ایاز مرحوم)

میرے برادر اکبر چوہدری مختار احمد ایاز تنزانیہ مشرقی افریقہ میں مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۶۹ء بروز ہفتہ اچانک وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم کی وفات کی خبر ان کے بڑے لڑکے چوہدری افتخار احمد صاحب ایاز لجوکیشن آفیسر تنزانیہ نے بذریعہ تار محترم مولانا ابو العطاء صاحب کو دی تھی کیونکہ مرحوم اس کے پاس کچھ عرصہ سے بغرض علاج مقیم تھے۔ ڈاکٹروں نے ان کو بتایا کہ ان کو خون کا کینسر ہے۔

وفات سے ایک ہفتہ قبل مرحوم نے اپنی بیوی اور ایک بچی کو ممباسہ سے پاکستان آنے کے لئے رخصت کیا تھا اور اس وقت ان کی صحت بظاہر بالکل ٹھیک تھی لیکن ایک ہفتہ کے بعد موروگورو تنزانیہ میں اپنے بیٹے کے پاس ۲۷ ستمبر کو صبح کے وقت ان پر بیماری کا شدید حملہ ہوا جس سے آپ جانبر نہ ہو سکے اور روح اسی وقت قفس عنصری سے پرواز کر گئی ؎

چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے

مرحوم کی یہ وفات چونکہ وطن سے ہزاروں میل دور بحیثیت غریب الدیار دین کی خدمت میں ہی واقع ہوئی ہے اس لئے مرحوم کی یہ موت اپنے اندر ایک قسم کی شہادت کا رنگ رکھتی ہے۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

پیدائش اور تعلیم

ایاز صاحب مرحوم ۵ مئی ۱۹۰۵ء کو بمقام قصبہ میانی ضلع سرگودہا میں پیدا ہوئے مرحوم نے مڈل تک تعلیم ایم بی مڈل سکول میانی میں حاصل کی۔ بچپن سے خداداد ذہانت پائی تھی۔ چنانچہ اس ذہانت کی وجہ سے آپ نے پرائمری اور مڈل میں بشمول مدرسہ وظائف حاصل کئے۔ ساتویں اور آٹھویں کا امتحان ایک سال میں تیاری کر کے اکٹھا دیا اور نہ صرف نمایاں کامیابی حاصل کی بلکہ وظیفہ بھی حاصل کیا۔

مڈل پاس کرنے کے بعد مرحوم نے گورنمنٹ ہائی سکول بھیرہ میں تعلیم پائی اور وہاں سے میٹرک کا امتحان اعلےٰ اعزاز کے ساتھ پاس کیا۔ اور اس دفعہ بھی وظیفہ حاصل کر لیا۔

میٹرک پاس کرنے کے بعد مرحوم کی خواہش تھی کہ علی گڑھ کالج میں داخلہ لیں مگر بعض مخصوص حالات کی وجہ سے وہاں داخل نہ ہو سکے۔ شروع میں آپ ایڈورڈ کالج پشاور میں داخل ہوئے۔ لیکن دوسرے سال وہاں سے اسلامیہ کالج لاہور میں چلے آئے اور یہاں ایف اے کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ بعد ازاں بی اے کا پرائیویٹ امتحان ۱۹۲۶ء میں پاس کر لیا۔

جب تک لاہور میں رہے احمدیہ ہوسٹل میں رہائش رکھی۔ اوائل ۱۹۲۸ء میں مرحوم کو آرسنل راولپنڈی میں ملازمت مل گئی۔ اس وقت آرسنل میں حضرت مولوی فرزند علی صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہیڈ اسسٹنٹ کے عہدہ جلیلہ پر فائز تھے۔ انہوں نے نہ صرف احمدی نوجوانوں کو بلکہ متعدد غیر احمدی نوجوانوں کو بھی آرسنل میں ملازمتیں دلوا کر مسلمانوں کے جائز حقوق کی نگہداشت کا فریضہ ادا کیا۔ اللہ تعالےٰ خان صاحب مرحوم کی ان نیکیوں کے صلہ میں ان کے درجات بہت بلند فرمائے۔ آمین۔

بعد میں محترم خان صاحب رضی اللہ عنہ کی آرسنل راولپنڈی سے شملہ میں تبدیلی ہو گئی تو مسلمانوں کے مخالف عنصر نے اس بات سے فائدہ اٹھایا اور انگریز افسروں کو کہہ کر تخفیف کا بہانہ بنایا اور اس طرح ایاز صاحب اور متعدد دیگر مسلمانوں کو ملازمت سے فارغ کر دیا گیا۔

یہاں سے فارغ ہونے کے بعد ایاز صاحب مرحوم جوگندر نگر ضلع کانگڑہ چلے گئے جہاں پر اس وقت ہائیڈرو الیکٹرک سکیم کا ایک بڑا پراجیکٹ زیر تعمیر تھا۔ وہاں پر جاتے ہی آپ کو فوراً ملازمت مل گئی۔ بلکہ کئی اور احمدی نوجوانوں کو بھی وہاں پر ملازمت دلوانے میں مرحوم نے مدد دی اور اس طرح آہستہ آہستہ وہاں پر باقاعدہ ایک جماعت مرحوم نے قائم کر دی اور خود جماعت کے صدر منتخب ہوئے اور پنج وقتہ نمازیں باجماعت خود اپنے کوارٹر میں پڑھاتے اور اسی طرح احباب جماعت سے چندہ وصول کر کے باقاعدہ مرکز میں بھجوا دیا کرتے تھے۔

ادھر محترم خان صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کو جب تخفیف کے بارے میں غیر مسلموں کے منصوبے کا علم ہوا تو انہوں نے جی ایچ کیو کے اعلےٰ انگریز افسران سے مل کر اس بے انصافی کا ذکر کیا۔ خان صاحب کی باتیں دل میں اتر جاتی تھیں ان کے کہنے پر انگریز افسر نے تخفیف شدہ آدمیوں کو دوبارہ کام پر واپس بلانے کے لئے احکام جاری کر دیئے اس طرح ایاز صاحب مرحوم دوبارہ راولپنڈی پہنچ کر اپنی سابقہ ملازمت پر تعینات ہو گئے۔ اور ۱۹۳۵ء تک آپ راولپنڈی میں ہی رہے۔

۱۹۳۵ء کے آخر میں مرحوم کا تبادلہ کوئٹہ میں ہو گیا لیکن وہاں بھی مخالف عنصر موجود تھا جو اپنی ریشہ دوانیوں میں مصروف رہا۔ مخالفین نے ان کے خلاف سازش کر کے انگریز افسر کو کہہ کر لاپرواہی اور غفلت کا الزام لگا کر ملازمت سے سبکدوش کروا دیا ایاز صاحب مرحوم نہایت متوکل انسان تھے

۱۹۳۸ء میں آپ کوئٹہ سے سیدھے قادیان میں اپنے امام حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام واقعات سے حضور رضی اللہ عنہ کو مطلع کیا۔ اس پر حضورؓ نے ان کو فرمایا کہ آپ پاسپورٹ تیار کرا کر جلد کا مشرقی افریقہ چلے جائیں۔ وہاں پر آپ کو یہاں سے بہتر اور معقول ملازمت مل جاوے گی۔ چنانچہ آپ نے قادیان میں رہ کر پاسپورٹ تیار کروایا اور غالباً ۱۹۳۸ء کے آخر میں بمبئی سے ممباسہ کے لئے جہاز میں روانہ ہو گئے۔ ممباسہ پہنچ کر وہاں کے امیر جماعت مکرم بابو محمد عالم صاحب اسٹیشن ماسٹر کے ہاں فروکش ہوئے۔ بابو صاحب مرحوم بھی ایک فرشتہ سیرت انسان تھے۔ انہوں نے ایاز صاحب کو اپنے پاس رکھ کر نہ صرف مہمانی کے فرائض ادا کئے بلکہ ان کی ملازمت کا بھی وہاں پر عارضی انتظام کرا دیا اور بعد میں یہی بابو صاحب ایاز مرحوم کے خسر بنے) اس ملازمت سے اُن کا کچھ گزارہ ہونے لگا اور کچھ رقم پس انداز کر کے اپنی زوجہ اوّل کو قادیان بھجوانے لگے دو سال کے بعد مرحوم کو گورنمنٹ سروس میں لے لیا گیا اور معقول تنخواہ پانے لگے۔ جب چند سالوں میں مالی حالات استوار ہو گئے تو مرحوم بابو صاحب کی دختر کو اپنے عقد میں لائے اور پھر علیحدہ رہائش اختیار کر کے اپنی زوجہ اوّل کو بھی قادیان سے بلوا لیا۔ ہر دو ازواج اکٹھی ایک جگہ رہیں۔ اور ایاز صاحب مرحوم دونوں کے ساتھ عدل کا سلوک کرتے رہتے اور کسی کو شکایت کا موقع نہ دیا۔ مرحوم کی زوجہ اوّل سے تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے اور زوجہ ثانی سے ایک بیٹا اور تین بیٹیاں ہیں۔ مرحوم نے اپنی اولاد کی پرورش اور ان کی تعلیم و تربیت کے لئے حتی الوسع کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ جو بچے افریقہ میں پیدا ہوئے انہیں وہاں پر ابتدائی تعلیم دلوا کر ربوہ بھجوا دیا گیا جو اب تک ربوہ میں ہی ہیں۔ تین لڑکے باہر چلے گئے ہیں ان میں ایک ٹریننگ لے رہا ہے اور دو بیرون ملک سرکاری ملازم ہیں۔

قبول احمدیت

ایاز صاحب مرحوم نے احمدیت کو تیرہ چودہ سال کی عمر میں بخوبی سمجھ کر قبول کر لیا تھا ۱۹۱۸ء میں قادیان جا کر جلسہ سالانہ دیکھا اور سلسلہ عالیہ کے جید علماء اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی دلوں میں اتر جانے والی تقاریر کو سنا اور انہی ایام میں حضور کے دست مبارک پر بیعت کر لی۔ مرحوم کی قبول احمدیت کا سہرا درحقیقت بابو فخر الدین صاحب مرحوم آف گھوگھیاٹ کے سر ہے کہ ان کی تبلیغ سے مرحوم احمدی ہوئے تھے آپ نے آٹھویں جماعت پاس کر کے تیرہ سال کی عمر میں ہی احمدیت کو سچا سمجھ کر قبول کر لیا اور اس کو عین حقیقی اسلام پایا ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

(ربانی)

منظوری انتخاب صدر و نائب صدر مجلس موصیان جماعت ہائے احمدیہ

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل جماعتوں کے صدر اور نائب صدر مجلس موصیان کی منظوری تا اپریل ۱۹۷۰ء عطا فرمائی ہے احباب نوٹ فرما لیں۔ کہ صدر موصیاں سیکرٹری وصایا بھی ہو گا

(ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

نمبر شمار	نام جماعت	نام منتخب شدہ صدر موصیان	وصیت نمبر	نائب صدر موصیان	وصیت نمبر
۱	آنبہ کرم پورہ	حاجی فضل محمد صاحب	۱۹۳۵۱		
۲	گوجرانوالہ شہر	-	-	مکرمہ بی بی اہلیہ غلام علی صاحب مرحوم	۱۷۶۷۴
۳	بوٹے والا	مرزا اسلم حیات بیگ صاحب	۱۱۸۶۹	-	-
۴	ملتان	چوہدری نذیر احمد صاحب ایم اے بی ٹی	۳۹۱۰	-	-
۵	اسلام آباد	قریشی نور الحسن صاحب	۸۶۲۳	-	-

جائداد کے موصیوں کیلئے نہایت ضروری اعلان

جن بھائیوں اور بہنوں نے وصیت کی ہوتی ہے۔ اور ان کی جائیداد موجود ہے ان کے لئے لازمی ہے کہ وہ ایسا انتظام فرمائیں کہ ان کا حصہ وصیت جلد ادا ہو سکے کیونکہ از روئے قواعد موصی کی بہشتی مقبرہ میں تدفین سے پہلے اس کا مکمل حصہ وصیت (حصہ آمد و جائداد) ادا ہونا ضروری ہے۔

اس سال مجلس شوریٰ میں جو کمیٹی اس سلسلہ میں مقرر ہوئی تھی اس کی سفارش پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حصہ جائداد کے موصیوں کے لئے حسب ذیل سہولت منظور فرمائی ہے جو صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن ۳۳ ۲۰-۵-۶۹ مؤرخہ ۲۰-۵-۶۹ ء میں درج ہو چکی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس فیصلہ کی رو سے جائیداد کے موصی کو اختیار ہے کہ اپنی موجودہ جائداد کی قیمت بذریعہ ناظم صاحب جائداد لگوا کر اسے سولہ قسطوں میں یعنی آٹھ سال چار ماہ میں ادا کر دے۔ قیمت جائداد جو اس وقت باقاعدہ طور پر مقرر ہو جائے گی۔ بعد ازاں اقساط کی ادائیگی کی صورت میں اس میں کوئی اضافہ نہ ہوگا۔ مکمل ادائیگی ہو جانے پر موصی کو اس بارہ میں مجلس کارپرداز کی طرف سے تحریری تصدیق دی جائے گی کہ اس کا مقررہ حصہ جائداد ادا ہو چکا ہے۔

اس رعایت سے فائدہ یہ ہے کہ موصی کا حصہ وصیت بسہولت ادا ہو سکے گا۔ اور اگر خدانخواستہ موصی اپنی زندگی میں پوری اقساط ادا نہ کر سکے تو اس کے رشتہ داروں کو معلوم ہوگا کہ کتنی رقم واجب الادا ہے اور ان کے لئے ادائیگی میں کوئی دقت نہ ہوگی۔

اس ریزولیوشن میں یہ بات بھی درج ہے کہ اگر زیر وصیت جائداد کو کوئی غیر معمولی نقصان پہنچ جائے تو مجلس کارپرداز ادائیگی اقساط کے بارے میں صدر انجمن احمدیہ کے پاس ہمدردانہ غور کے لئے سفارش کر سکے گی۔ از روئے ریزولیوشن موصی کے لئے اس رعایت سے فائدہ اٹھانے کے لئے اپنی اقساط کا باقاعدہ ادا کرنا ضروری ہے۔

اس ریزولیوشن کی مکمل مطبوعہ نقل دفتر بہشتی مقبرہ کی طرف سے تمام موصی احباب کو بھجوائی جا رہی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس ریزولیوشن کو بغور ملاحظہ فرمائیں اور اس میں دی گئی رعایت سے پورا فائدہ اٹھائیں۔

(صدر مجلس کارپرداز ربوہ)

لجنات اماء اللہ کیلئے ضروری اعلان

تمام ناصرات کو سورۃ بقرہ کی ابتدائی ۱۷ آیات زبانی یاد کرائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۸ اخاء کو لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع میں خطاب فرماتے ہوئے یہ ہدایت فرمائی تھی کہ جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے تمام احمدی بچیوں (ناصرات الاحمدیہ) کو سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کرائی جائیں۔

تمام لجنات اماء اللہ کو چاہیئے کہ وہ حضور کی اس ہدایت کی فوری طور پر تعمیل کرنے کے لئے تمام ناصرات کی فہرست مرتب کریں اور پھر ایسا انتظام کریں کہ کوئی احمدی بچی بھی ایسی نہ رہے جسے یہ آیات یاد نہ ہوں۔

لجنات ہر ہفتہ دفتر مرکزیہ میں رپورٹ بھجوایا کریں کہ کل کتنی ناصرات ہیں۔ اور ان میں سے کتنی نے یہ آیات زبانی یاد کر لی ہیں۔ اس طرح کوشش کریں کہ ۲۵ دسمبر تک سو فیصدی احمدی بچیوں کو سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کرا کے اطلاع دیں تاکہ حضور کی خدمت میں اس کی رپورٹ پیش کر سکیں۔ امید ہے کہ لجنات اس طرف فوری توجہ دیں گی اور جو کوشش بھی کریں گی اس کی رپورٹ دفتر مرکزیہ میں ضرور بھجواتی رہیں گی۔ (سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔ (مینیجر)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کی یاد میں

خاکسار تاریخ احمدیت (عہد خلافت ثانیہ) کی ورق گردانی کر رہا تھا۔ یکے بعد دیگرے میری آنکھوں کے سامنے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کارہائے نمایاں گزرتے جا رہے تھے اور حضور کی یاد تازہ ہو گئی۔ دل درد سے بھر گیا۔ اور چند لمحے اپنے محسن اور انسانیت کے اس محسن کے لئے دعا میں مصروف رہا۔ اس محسن کے لئے دل سے دعائیں کیوں نہ نکلتیں جو پچاس برس تک عالم اسلام کو اپنی نورانی کرنوں سے منور کرتا رہا جس نے نہ دن دیکھا نہ رات ہر آن بنی نوع انسان کی بہتری اور بہبودی کے لئے کوشاں رہا اور ان کی غمخواری میں تڑپتا رہا وہ اسیروں کا رستگار بنا قوموں نے اس سے برکت پائی وہ سرچشمہ علم و عرفان بن کر ساری دنیا کو سیراب کرتا رہا۔ اس نے زمین کے کناروں تک شہرت پائی اور لوگوں کو ابدی زندگی کا پیغام دیا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کارنامے رہتی دنیا تک یاد رہیں گے حضورؓ اپنے کارناموں کی وجہ سے قیامت تک زندہ ہیں۔ ہر احمدی جانتا ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو جماعت سے کتنی محبت تھی اور جماعت کا ہر فرد بھی اپنے محسن آقا پر اپنی جان نچھاور کرتا تھا۔ سوال قابل غور یہ ہے کہ جب تک حضور ہم میں جسمانی لحاظ سے زندہ تھے ہم حضور سے بے پناہ محبت کرتے اور آپ کے حکموں پر دل و جان سے لبیک کہتے تھے کیا یہ محبت وقتی تھی؟ ہرگز نہیں یہ دائمی محبت تھی جو حضور کے بعد بھی دلوں میں قائم رہے گی۔ لیکن اب جبکہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم میں موجود نہیں۔ وہ کونسا ذریعہ ہے جس سے لوگوں کو معلوم ہو کہ فی الحقیقت جماعت احمدیہ کے افراد کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دائمی محبت ہے وہ ذریعہ یہ ہے کہ اپنی زندگی میں حضور نے جو کارہائے نمایاں سرانجام دئے ان کو ہم زندہ رکھیں اور حضور نے جس شجر طیبہ کی اپنے خون جگر سے آبیاری کی اس کے لئے ہر قسم کی قربانیاں اللہ تعالیٰ کے حضور شرح صدر سے پیش کرتے چلے جائیں اور اپنے نفسوں پر ایسی موت وارد کریں کہ ہمارا نفس ہر قسم کی بد خواہشات سے پاک ہو کر مصفیٰ آئینہ کی طرح نظر آنے لگے اور اپنے قلوب میں عشقِ الٰہی کی ایسی آگ پیدا کریں کہ گناہوں کی تمام خس و خاشاک بھسم ہو جائے تاکہ خدا تعالیٰ کی نظر میں بھی ہم حقیقی احمدی اور مسلمان بن جائیں اور علم و عرفان کے سمندر میں ایسے غوطے لگائیں کہ ہمارا جسم کا ہر ذرہ اس سے سیراب ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تربیت کے نتیجہ میں سینکڑوں ہزاروں وجود ایسے پیدا ہوئے۔ جنہوں نے فی الحقیقت اپنے نفسوں پر موت وارد کر کے اپنے آپ کو اسلام کی راہ میں قربان کر دیا۔ ہمارے موجودہ امام اور خلیفہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لختِ جگر ناصر دین حضرت حافظ میرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی جب سے خلافت کی مسند پر متمکن ہوئے ہیں جماعت کو انہیں تربیتی لائحوں کی طرف چلا رہے ہیں۔ جو حضرت مصلح موعود نے متعین فرمائی تھیں۔ جماعت کے سامنے مختلف تحریکات پیش فرما رہے ہیں اور اپنی روحانی تقاریر کے ذریعہ جماعت کے دلوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی محبت پیدا کرنے کی پوری کوشش فرما رہے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم میں سے ہر احمدی اپنی زندگی کے مقصد کو سمجھے اور غور کرے اور پھر اپنی زندگی کو اس مقصد کے پورا کرنے میں فنا کر دے تاکہ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو ایک پر مسرت اور راحت بخش دائمی زندگی عطا کرے تا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح ہمیں دیکھ کر خوش ہو اور یہ کہے کہ واقعی یہ مجھ سے سچی محبت رکھتے تھے۔

(خواجہ عبد المومن گولبازار)
ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

فیس کلینزر (FACE CLEANER) لگانے سے چہرے کے کیل اور چھائیاں وغیرہ صاف ہو جاتے ہیں ۳/
آرنیکا ہیئر آئل (ARNICA HAIR OIL) گرتے بالوں کو روکتا اور نئے بال اگاتا ہے -/۵ چھوٹی شیشی -/۳
لاہور یونیورسل ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ۔ ۳۵ کمرشل بلڈنگ شارع قائداعظم لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

۵

خود غرضی

اخلاقی پستی کی دلیل

انسان ہوا و ہوس کا بندہ ہے اس میں طرح طرح کی خواہشیں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ اور جو خواہش جب پیدا ہوتی ہے تو وہ اپنے آپ کو پورا کرنا چاہتی ہے۔ خواہشیں تو انسان کے اندر پیدا ہوتی ہیں۔ لیکن ان کے پورا کرنے کا سامان باہر کی دنیا میں ہوتا ہے اس لئے جب کوئی خواہش پیدا ہوتی ہے تو آدمی کو اس چیز کی تلاش ہوتی ہے جو اُسے پورا کرنے والی ہوتی ہے اس کے خیالات یا یافت سے آدمی کے دل میں ایک ہیجان پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ ہیجان ایک قسم کی تحریک پیدا کرتا ہے جس سے اعضاء و جوارح حرکت میں آتے ہیں تاکہ اس چیز کو حاصل کیا جائے۔ اور اسے استعمال کر کے خواہش پوری کی جائے مثلاً بھوک جسم و جان کو بے کل کئے رکھتی ہے آدمی کو غذا کی ضرورت ہوتی ہے جب بھوک لگتی ہے تو کھانے کی چیز کی تلاش ہوتی ہے اور جب کوئی ایسی چیز نظر آتی ہے جو غذا بن سکتی ہے تو آدمی اس کی طرف دوڑتا ہے اور اسے لقمہ بنا کر ہضم کر لینا چاہتا ہے۔

تگ و تاز

صبح سے شام تک آدمی کی زندگی اسی تگ و دو میں گزر جاتی ہے طرح طرح کی خواہشیں پیدا ہوتی رہتی ہیں اور انسان ان خواہشوں کے پورا کرنے کی دھن میں لگا رہتا ہے لیکن ہر خواہش کو ہر وقت پورا کرنا اچھا نہیں ہوتا۔ بعض دفعہ آدمی کا معدہ درست نہیں رہتا لیکن بھوک لگتی ہے اس حالت میں آدمی کچھ کھا لے تو معدہ خراب ہو جاتا ہے۔ اور معدہ کے بگڑنے کی وجہ سے وہ کھانے کے قابل نہیں رہتا۔ اس لئے ایک سمجھدار آدمی ایسے وقت کھانے سے پرہیز کرتا ہے۔ اس کی عقل اسے بتاتی ہے کہ ایک وقت کا فاقہ اس سے بہتر ہے کہ کئی وقت کے فاقے کئے جائیں۔ اسی طرح آدمی میں ایک قسم کی خواہش نہیں بہت سی قسموں کی خواہشیں پیدا ہوتی ہیں کہیں اسے بھوک لگتی ہے کہیں پیاس معلوم ہوتی ہے۔ کہیں نیند آتی ہے کہیں اہل و عیال کی خواہش ہوتی ہے کہیں نام و نمود کی خواہش دل میں گدگدیاں لیتی ہے۔ کہیں وہ دوسروں پہ سبقت لے جانا چاہتا ہے کہیں ذخیرہ اندوزی کا خیال آتا ہے کہیں کوئی تعمیری کام کرنے کو دل چاہتا ہے لیکن سب خواہشیں ایک وقت میں پوری نہیں ہو سکتی ہیں۔ بسا اوقات ایک خواہش دوسری خواہش سے ٹکراتی ہے۔ مثلاً آدمی کا دل چاہتا ہے کہ سوئے لیکن روزی حاصل کرنے کے لئے اٹھنا پڑتا ہے ایسے وقت آدمی سوچتا ہے اس وقت سو جاؤں تو آرام ملے گا۔ لیکن نوکری چلی جائے گی اور نوکری کے جانے سے نیند بھی حرام ہو جائے گی روٹی بھی کرنے پڑیں گے ذلت بھی ہو گی۔ غرض کہ سب آرام رخصت ہو جائیں گے اور تکلیف ہی تکلیف کا سامنا ہو گا اس لئے نیند کو خیرباد کہتا اور کام پر چلا جاتا ہے۔

اتنی عقل تو کم و بیش ہر انسان میں ہوتی ہے یہ اور بات ہے کہ کسی وقت نفس کے غلبہ کی وجہ سے کوئی غلطی کر بیٹھے لیکن عام طور سے انسان بحیثیت مجموعی اپنے فائدے اور نقصان کو دیکھتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے ایسے ہی آدمی کو جو صرف اپنے فائدے نقصان کو دیکھتا ہے اور دوسروں کے فائدے اور نقصان کی پرواہ نہیں کرتا خود غرض کہا جاتا ہے

فوری خواہش

یہ تعجب کی بات ہے کہ خود غرض آدمی اپنی پوری زندگی کے فائدے اور نقصان کے لئے اپنی فوری خواہشوں کو جن میں شورش اور ہنگامہ ہوتا ہے قربان کر دیتا ہے حالانکہ آئندہ آنے والی خواہشیں اور ان کی تسکین محض عالم خیال میں ہوتی ہیں۔ لیکن اپنے خیال کو اتنی وسعت دینے کی زحمت گوارا نہیں کرتا کہ اسے معلوم ہو جاتی کی طرح گوشت پوست کے بنے ہوئے ہیں۔ ان میں بھی لذت و الم کے احساسات ایسے ہی ہیں جیسے اس میں ہیں جس لئے ان کی تکلیف و راحت اور رنج و خوشی کا بھی اسے اسی طرح خیال رکھنا چاہیئے جیسے اپنی لذت و الم کا خیال رکھتا ہے حالانکہ خیال کی تحریک جس نے اس کی خواہش کی حفاظت خواہش کو ذات میں جمع کیا تھا۔ وہ فرد جسے خاندان اور خاندان سے جماعت اور جماعت سے ملک و ملت اور ملک و ملت سے انسانیت اور انسانیت سے ذی روح اور غیر ذی روح حتی کہ تمام کائنات تک لے جاتی ہے یہ اپنے نفس پر کتنا بڑا ظلم ہے کہ انسان اس لامحدود ترقی کو روک کر ایک تیرہ و تار ذات میں جو صرف سے لحد تک رہتے ہیں ختم کر دیتا۔ اس کے حق میں کانٹے بو دے حالانکہ اس میں ہمہ گیرائی اور ابدی اور ابدی جنت ہونے کی صلاحیت تھی۔

اخلاقی پستی

اس خود غرضی سے سب سے پہلے تو انسان کو خود ہی نقصان پہنچتا ہے اس کی اخلاقی اور روحانی ترقی رک جاتی ہے اس لئے کہ اخلاق نفس کو عقل کے تابع کرنے ہی کو کہتے ہیں۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے یہ صلاحیت عطا فرمائی ہے کہ وہ اپنے نفس کی کیفیت کو اپنے چہرے بشرے کے آثار اور اعضاء و جوارح کی حرکات و سکنات کے ساتھ ملا دیتا ہے اس سے اسے دوسرے آدمیوں کے سمجھنے میں مدد ملتی ہے اور جب وہ دوسرے آدمیوں میں وہی دیکھتا ہے تو اس کو اس کے نفس کی کیفیت کا پتہ چل جاتا ہے اس لئے اللہ نے انسان میں ہمدردی کا مادہ بھی رکھا ہے۔ جس کے ذریعے آدمی دوسرے کی کیفیت کو محسوس کر لیتا ہے اس ہمدردی اور فہم کے باوجود اگر آدمی دوسرے کا خیال نہ کرے تو پھر انتہائی شقاوت یہ اپنے نفس اور عقل و وسعت و ترقی کا دروازہ بند کر لینا ہے۔ اسی لئے ایک حدیث شریف کا مضمون یہ ہے کہ جب تک انسان دوسرں کے لئے وہ نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا۔

نظام عالم

یہ صرف کلام پاک کا ہے جس نے اس ایسے مقصود جلیل کی نشان دہی کی ہے اور ایک دوسری آیت کا مضمون ہے کہ اللہ اگر لوگوں کی خواہشوں اور خود غرضیوں پر چلنے لگے تو تمام عالم کا نظام درہم برہم ہو جائے۔ اور پھر قوموں سے کہا گیا ہے کہ جب تک وہ اپنے آپ کو نہ بدلیں قوم کی حالت نہیں بدلتی۔ اسلام نے نفس کا حق بھی تسلیم کیا ہے لیکن نہ اس طرح کہ دوسرے کے حقوق پامال ہوں بلکہ اپنے نفس کے حق کو چھوڑنے کو اولوالعزمی سے تعبیر کیا ہے ایک معنے میں تو کوئی نفس خود غرضی سے پاک نہیں لیکن فرق نفس نفس اور غرض غرض کا ہوتا ہے۔ اگر ایک آدمی کا نفس اتنا وسیع ہے کہ وہ ساری کائنات کو اپنا لیتا ہے اور اس کے فائدے نقصان کا خیال رکھتا ہو تو اس کی ذات قابل تحسین و آفرین ہے!

(ماخوذ)

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیزم شیخ مطلوب الٰہی کا نکاح عزیزہ نسیم اختر صاحبہ بنت برادرم شیخ احسان الٰہی صاحب آف ملتان سے مبلغ آٹھ ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۹ء بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ ملتان میں مکرم محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر آف ڈیرہ غازی خان نے پڑھا۔

احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے مبارک کرے (شیخ محبوب الٰہی مکان نمبر 3/6 کوچہ بلی رام گمٹی بازار لاہور)

قند شفا
جوشاندہ کی ترقی یافتہ شکل
نزلہ، زکام اور کھانسی کے لئے
بہترین دوا
گرم پانی میں حل کر کے پئیں
قیمت ایک روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۲۸

لازمی چندہ جات کا بجٹ اصل آمد کے مطابق ہونا چاہیئے (ناظر بیت المال آمد)

پروگرام جلسہ سالانہ ۱۳۴۸ہش (۱۹۶۹ء)

۲۶ر فتح بروز جمعۃ المبارک

اجلاس اوّل

وقت	پروگرام	مقرر
۱۵-۹ — ۴۵-۹	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۴۵-۹ — ۱۵-۱۰	افتتاحی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	
۱۵-۱۰ — ۰۰-۱۱	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم (مکی دور)	محترم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ
۰۰-۱۱ — ۴۵-۱۱	ذکر حبیب علیہ السلام	محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر (امیر جماعت احمدیہ لائل پور)
۴۵-۱۱ — ۰۰-۱۲	اعلانات	
۰۰-۱۲ — ۰۰-۱	تیاری نماز	
۰۰-۱ — ۳۰-۲	نماز جمعہ و عصر	

اجلاس دوم

وقت	پروگرام	مقرر
۳۰-۲ — ۴۵-۲	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۴۵-۲ — ۳۰-۳	مقاصد احمدیت	خاکسار قاضی محمد نذیر ناظر اصلاح و ارشاد
۳۰-۳ — ۱۵-۴	دعا اور اس کے آداب	محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر صوبائی

۲۷ر فتح بروز ہفتہ

اجلاس اوّل

وقت	پروگرام	مقرر
۱۵-۹ — ۳۰-۹	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۳۰-۹ — ۱۵-۱۰	اسلامی معاشرہ میں میاں بیوی کے حقوق و فرائض	محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن
۱۵-۱۰ — ۰۰-۱۱	اسلام اور سوشلزم	محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید
۰۰-۱۱ — ۴۵-۱۱	اسلام کی تائید میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمینی نشانات	محترم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ
۴۵-۱۱ — ۰۰-۱۲	اعلانات	
۰۰-۱۲ — ۳۰-۱	تیاری نماز	
۳۰-۱ — ۰۰-۲	نماز ظہر و عصر	

اجلاس دوم

وقت	پروگرام
۰۰-۲ — ۱۵-۲	تلاوت قرآن کریم و نظم
۱۵-۲ سے	خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

۲۸ر فتح بروز اتوار

اجلاس اوّل

وقت	پروگرام	مقرر
۱۵-۹ — ۳۰-۹	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۳۰-۹ — ۱۵-۱۰	خلافت ثالثہ کی تحریکات	محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد
۱۵-۱۰ — ۰۰-۱۱	سکنڈے نیویا میں تبلیغ اسلام	محترم سید کمال یوسف صاحب مبلغ سکنڈے نیویا
۰۰-۱۱ — ۴۵-۱۱	مسیحیت کا رجحان اسلامی اصول کی طرف	محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس
۴۵-۱۱ — ۰۰-۱۲	اعلانات	
۰۰-۱۲ — ۳۰-۱۲	تیاری نماز	
۳۰-۱۲ — ۰۰-۲	نماز ظہر و عصر	

اجلاس دوم

وقت	پروگرام
۰۰-۲ — ۱۵-۲	تلاوت قرآن کریم و نظم
۱۵-۲ سے	خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(قاضی محمد نذیر ناظر اصلاح و ارشاد)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

عرب مہاجروں کے کیمپ پر لبنانی فضائیہ کی بمباری

قاہرہ ۲۷ اکتوبر۔ لبنانی فضائیہ نے تریپولی کے قریب عرب مہاجرین کے کیمپوں پر زبردست حملے کئے۔ مڈل ایسٹ نیوز ایجنسی اور فلسطین کی تحریک آزادی کے ریڈیو نے بتایا ہے کہ یہ حملے مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق سوا بارہ بجے دن اور ساڑھے تین بجے سہ پہر کے قریب کئے گئے۔ یہ کیمپ "نہر البرید" کا کیمپ کہلاتا ہے اور فلسطینی حریت پسندوں کا گڑھ سمجھا جاتا ہے وہاں دس ہزار سے زائد فلسطینی مہاجر آباد ہیں۔ صدائے آصفہ ریڈیو نے اس بمباری کو عرب مہاجرین کے لئے قتل عام سے تعبیر کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ اس بمباری سے سینکڑوں افراد ہلاک اور زخمی ہوئے۔

لبنان کا بحران دور کرنے کے لئے نئے اقدامات

قاہرہ ۲۷ر اکتوبر۔ لبنان کے صدر چارلس حیلو نے متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبد الناصر سے درخواست کی ہے کہ وہ لبنانی حکام اور فلسطینی چھاپہ ماروں کے درمیان پیدا ہونے والے تنازعے کو طے کرانے میں مدد دیں۔ یہ بات قاہرہ کے نیم سرکاری اخبار الاہرام نے بتائی ہے صدر ناصر نے صدر حیلو کی اس درخواست کے پیش نظر اپنے ذاتی سفیر مسٹر حسن صابری الخولی کو شاہ حسین، صدر حیلو، ڈاکٹر نور الدین عطاسی اور فلسطینی چھاپہ ماروں کے سربراہ یاسر عرفات سے ملاقات کرنے اور اپنا پیغام ان تک پہنچانے کے لئے روانہ کر دیا ہے۔

مسٹر الخولی کل شاہ حسین اور یاسر عرفات کے نام صدر ناصر کا پیغام لے کر عمان پہنچ گئے یہاں سے وہ شام کے صدر ڈاکٹر نور الدین عطاسی کو صدر ناصر کا پیغام پہنچانے کے لئے دمشق جائیں گے۔ ان پیغامات میں لبنان اور فلسطینی چھاپہ ماروں کے تنازعے سے متعلق متحدہ عرب جمہوریہ کے موقف کی وضاحت کی گئی ہے دمشق سے مسٹر حسن صابری الخولی صدر حیلو سے بات چیت کرنے کے لئے لبنان جائیں گے۔

دہلی میں ہندوؤں نے جامعہ ملیہ کو آگ لگا دی

لندن ۲۷ر اکتوبر بھارتی دار الحکومت نئی دہلی میں جن سنگھ پارٹی کے ارکان اور دوسرے انتہا پسند متعصب ہندوؤں نے گزشتہ روز جامعہ ملیہ کو آگ لگا کر تباہ کرنے کی کوشش کی ہندوؤں نے کالج کی کیمسٹری لیبارٹری کو آگ لگا دی لیکن کالج کے عملہ اور پولیس کے ارکان نے فوراً ہی اس پر قابو پا لیا۔ اور آگ بجھا دی۔ یہ انکشاف بھارت کے ممتاز اخبار ٹائمز آف انڈیا نے کیا ہے۔

سالانہ اجتماع انصار اللہ بقیہ صفحہ اوّل

ان صفات کا مظہر بننے کی تلقین فرمائی۔ اور اس طرح ان پر عائد ہونے والی عظیم ذمہ داریوں کی کما حقہ ادائیگی کی طرف نہایت موثر انداز میں توجہ دلائی۔

پھر ان ہزاروں احباب کو حضور ایدہ اللہ کی اقتدا میں اثر و جذب میں ڈوبی ہوئی اجتماعی دعاؤں کے انمول مواقع بھی میسر آئے اس پر مستزاد یہ کہ ۲۵ر اخاء کی شام کو بیرون جات سے آئے ہوئے جملہ احباب کو بیک وقت حضور کی معیت میں کھانا تناول کرنے کا خصوصی شرف بھی حاصل ہوا۔ اسی روز حضور نے ازراہ شفقت مقام اجتماع میں تشریف لا کر مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور پھر ایوان محمود کے وسیع و عریض ہال میں بیرون جات سے آئے ہوئے جملہ انصار کے درمیان تشریف فرما ہو کر ان کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔ حضور کی معیت میں اس اجتماعی کھانے کا اہتمام مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے محترم جناب سید داؤد احمد صاحب منتظم خوراک نے اپنے رفقاء نے انتظم و ضبط اور کمال درجہ سادگی اور نفاست کے ساتھ کیا۔ اس طرح امسال بھی بیرون جات سے تشریف لانے والے سب احباب بیک وقت ایک ہی دستر خوان پر اپنے آقا کے ساتھ شریک طعام ہونے کی غیر معمولی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ فالحمد للہ علی ذالک (باقی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷

درخواست دعا

مکرم الحاج ڈاکٹر رشید احمد صاحب ڈسٹرکٹ میڈیکل آفیسر و پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ مسقط وہاں سے پاکستان واپس تشریف لے آئے ہیں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کا یہاں واپس آنا مبارک کرے اور انہیں مخلوق خدا اور سلسلہ احمدیہ کی بیش از بیش خدمات کی توفیق بخشے۔ آمین۔